رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۱ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے - ۷ - فروری ۱۹۱۳ء | نمبر ۶

نئی کتابیں

ہند میں سنڈے سکول [من تصنیف ایڈورڈ اے اینٹ صاحب۔ رومن اُردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کے واسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لئے بڑا تاثیر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴/ و ۶/ و ۸/

صحت جسمی [من تصنیف قاضی میر محمد کونجبی۔ فارسی اُردو قیمت ۴/ صفحہ ۶۲ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہئے ✣

انجیل برناباس [من تصنیف عبدالاحد از کانگڑہ۔ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برناباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہو گئی۔ پادری ہگنس صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اس کتاب کے حالات اس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۲/ ✣

مسیح کی تعلیم [من تصنیف ڈاکٹر جے ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب۔ جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی۔ اُردو۔ اور رومن بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴/ اُردو ۸/۔ اور ۱۲/ یہہ کتاب نہایت ضروری۔ ہر ایک مسیحی کو چاہئے کہ اس کا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے ✣

خاندانی فرائض [۱۲۰ صفحے۔ قیمت اُردو ۴/۔ ۸/ و ۱۲/ رومن ۸/ اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں۔ تو زندگی کی خوشی اور مبارک بادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی ✣

آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی سرائش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے؟ کتاب کی قیمت صد گنی قیمتی ہے۔

ویدک شائستگی ۔ قیمت رومن اُردو ۸/ ✣

ویدوں کی اصل ۔ فارسی اُردو قیمت ۱/ ✣

ذات وچار ۔ فارسی اُردو قیمت ۲/ ✣

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۳/ ✣

دائی گری [من تصنیف ڈاکٹر ایڈیتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ۔ رومن اُردو ۶/۔ فارسی اُردو ۶/ ✣

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ ہر ایک گھر میں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اس لئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہئے ✣

ہدایت تیمارداران [یہہ کتاب اس نیت سے تصنیف کیگئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مدد دی جاوے۔ لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کیلئے عمدہ کتاب ہے۔ ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں۔ رومن اُردو قیمت ۸/ یہہ کتاب دوبارہ چھپ رہی ہے امید ہے کہ بہت جلد چھپ کر تیار ہو جائیگی

یہہ گورمکھی ٹریکٹ ۶/ فی سینکڑہ کے حساب سے فروخت کئے جاتے ہیں:-

۱۔ بجگیل سنگھ نمبردار۔ ۲۔ ابادی ٹوکری۔ ۳۔ سدیک جیون ۴۔ میں سدا پھرداہاں۔ ۵۔ پھرکی۔ ۶۔ ایک کُشتی دی کتھا۔ ۷۔ سیونک کھاگئی ✣ ۸۔ ذات ورن۔

دیگر کتابیں

ابن حور اُردو ۸/ ✣ شعاع نور حصہ اول و دوئم ۵/ ✣

رامبن کروسو ۱۲/ ✣ طیطس رفیق صلیب ۸/ ✣

طلائی شمعدان ۴/ ✣ تحقیق الاسلام حصہ اول ۲/

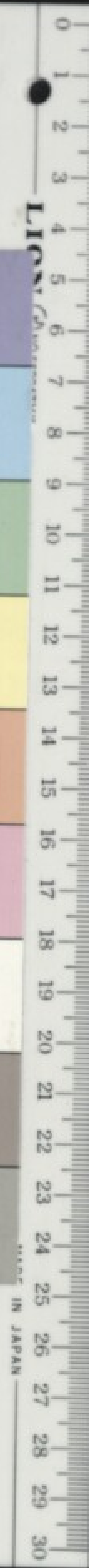
مارکوپولو کا سفرنامہ ۸/ ✣ مسلمانوں میں منادی کرنیکا طریقہ انگریزی ۲/

روح سے معمور زندگی ۴/ ✣ القاب مسیح ۴/ ✣

طریق دعا ۴/ ✣ روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴/

بائبل کس طرح پڑھنی چاہئے ۴/

پنجاب کا جغرافیہ بزبان پنجابی۔ گورمکھی حروف۔ ایم۔ بوٹا شاہ کے اُردو کا ترجمہ ہے۔ مجلد بورڈ۔ ۴/ ✣



نور افشان

لودیانہ ۔ جمعہ ۔ ۷ فروری ۱۹۱۳ء

فہرست مضامین

گلدستۂ اخبار

صوفیہ میں فرانس جرمنی اور برطانیہ کی یہودی جماعتوں کا ڈیپوٹیشن آیا ہے ۔ جو اپنے ساتھ خوراک اور کپڑوں کی مقدار لیکر آیا ہے کہ جو محاصرہ ختم ہونے ایڈریانوپل کے یہودیوں میں تقسیم کئے جاوینگے ۔

انگریزی اخبار تسلیم کرنے لگے ہیں کہ بلغاری فوج میں طبی انتظام از حد ناقص رہا ایک مجروح کے بالمقابل دس مریض بلغاریہ شفاخانوں میں پائے جاتے رہے ۔ سب سے زیادہ ہیضہ کا زور رہا ۔ بلغاری سلیو نسل سے نہیں بلکہ ترکی قبیلہ کی اولاد ہیں جو بت پرستی کی حالت میں بلغاریہ میں آکر آباد ہوا ۔ اور عثمانی ترکوں کی آمد سے بہت پہلے دو سو سال کے بعد عیسائی ہو گیا تھا ۔ ہنگوری کے باشندے بھی ترکی نسل سے ہیں ۔ گو مذہباً عیسائی ہیں ۔

پنجابی لکھتا ہے کہ پروفیسر کے نزدیک ۔ نہرو جو ایک مشہور ہر فنی ہیں اپنی جوتش کی بنا پر بم پھینکنے والے کے نام و نشان وغیرہ سب دریافت کرنیکا دعوے کرتے ہیں ۔ جیسے کہ وہ حضور وائسرائے کے جشن کے گروہ اور نجیبہ اور ہودے پر حضور کے سوار ہونے کا وقت جاننا چاہتے ہیں ۔ دیکھتے ہیں کہ بم پھینکنے والا کوئی پنچہ یا نیچی قوم کا شخص ہے وہ دوسروں کے ہاتھ میں ہے ۔ دو آدمی شریک جرم ہیں ۔ ایک کا تعلق پیشہ طبابت اور دوسرے کا تعلیم سے ہے ۔ اس کا خیال ہے کہ مجرم باشندہ دہلی نہیں ۔ پروفیسر صاحب جناب لگا کے مزید حالات بیان کرنیکا وعدہ کرتے ہیں ۔

چین نے یکلخت اہل چین سے ہندوستان کی افیون کی خریداری جبرًا ترک کرادی ۔ اس سے خزانہ ہندوستان کا ہر سال پانچ کروڑ روپئے کا نقصان ہو گیا ۔

قسطنطنیہ میں ہل چل مچی ہے ۔ ناظم پاشا اور اُن کا ایڈی کیمپ قتل ہوا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ترک راضی نہیں ہیں کہ صلح کیجاوے ۔ وزیر اعظم بھی نیا مقرر ہوا ہے ۔ کل افسر نئے ہونگے ۔ بلقان کے ایلچی ابتک انگلستان میں ٹھہرے ہوئے ہیں ۔ دیکھئے نئے افسران کیا حکم دیتے ہیں ۔ سب کی خواہش ہے کہ صلح ہو جاوے ۔ مگر ترک ٹال مٹول لگائے ہوئے ہیں ۔ اور وے راضی نہیں ہیں کہ ایڈریانوپل ان کے ہاتھ سے جاوے ۔ امکان ہے کہ لڑائی پھر شروع ہووے ۔

قیصر جرمنی کے محل میں (جو پوٹسڈیم میں ہے) ایک پرانے آتش دان کے بگاڑنے سے آگ لگی اور بہت اسباب جل گیا قیصر اور قیصرائن صاحبہ نے آگ بجھانے والوں کیساتھ بہت ہمدردی کی ۔ اور ان لوگوں کو اپنے یہاں سے کھانا پانی بھیجا ۔

فرینچ لوگوں کی لڑائی ملک مورا کو میں چل رہی ہے ۔ اور اب زیادہ فوجیں مگادر میں بھیجی گئی ہیں جنھوں نے مور لوگوں کو ایسی شکست دی کہ چھ سو مور لوگ مارے گئے ۔ اور باقی بھاگ گئے ۔

قسطنطنیہ کے پریکٹ نے رپورٹ کی ہے کہ ڈیڑھ لاکھ لوگ اس وقت ننگے اور بھوکے موجود ہیں ۔ جنکے لئے گورنمنٹ کچھ تھوڑا بھی انتظام نہیں کر سکتی ہے ۔

ہندوستان میں ۱۹۱۳ء میں ۱۸ کروڑ روپئے منظور ہوئے ہیں کہ ریلوے لائینز کو بڑھانے اور پورا کرنے کے لئے انتظام کیا جاوے ۔

ہوائی جہاز پر اُڑنے والے مسٹر بیک ڈونلڈ ۔ اور مسٹر انگلش ایک نئے ہوائی جہاز کو آزما رہے تھے اور اس کے انجن ٹوٹ گیا اور دونوں گرے نیچے دریا تھا مس تھا ۔ جس میں دونوں ڈوب گئے ۔

ترکیوں کی طرف سے جو خبر آئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ ان کے جہاز "حمیدیہ" نے سرا پر حملہ کیا اور ایک بارود کا ذخیرہ اُڑا دیا ۔ اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے ۔ کہ ترکیوں کے جہازوں نے یونانیوں پر حملہ کیا ۔ اور کئی ایک اُن کے جہاز توڑے اور واپس اپنی بندرگاہ میں آگئے

گمان ہے کہ ہند میں ۱۹۱۳ء تک ۲۰ ولایتی اور ۱۵۰ ہندوستانی اپنا سارا وقت سنڈے اسکول کے کام میں صرف کریں گے ۔

اخبار کی بہار

لنڈن ۲۲ جنوری کا تار مظہر ہے کہ ترکی کی قومی مجلس نے اپنا فیصلہ قریب قریب باتفاق فیصل کیا بتھوڑے مباحثہ کے بعد گورنمنٹ نے صاف طور پر اس امر کا اعلان کیا ہے کہ دول یورپ کے مشورہ کو منظور کر لیا جائے۔ چنانچہ اس بناپر کل ایک یادداشت سفرائے دول یورپ کے حوالہ کی جاویگی جس میں گورنمنٹ اپنی قسمت کی باگ دول کے سپرد کردیگی۔ ترکی ایڈریانوپل و جزائر ایجین کے متعلق دول کی تجاویز سے اتفاق کرے گی۔

دہلی کے حادثہ بم کے متعلق پولیس بمبئی نے وہاں سے ایک بنگالی پکڑا ہے۔ جا بجا تحقیقات جاری ہے۔

حضور وائسرائے کو ۲۳ کے جلسہ میں آنے کی خوشی میں قریباً ایک ہزار پیغامات تار جا بجا سے پہونچے ہیں۔

دہلی کے ٹھیکہ دار رائے صاحب سردار نرائن سنگھ نے بھی خوشی میں حضور لیڈی صاحب کو ۵۰۰۰ بھیجا ہے۔

حاجی بخش الٰہی کا پچاس ہزار ہے یہ تمام رقوم حضور ممدوح کے خیراتی فنڈ کے کام آئیگی۔

حضور وائسرائے کے بڑے زخم کا آرام بہت دھیما ہے لیکن ربڑ سے پھر اس کا امتحان کرینگے۔

لنڈن سے ۲۳ کی خبر ہے کہ بلقانی ڈیلیگیٹوں نے ایک لمبی کانفرنس میں مسودہ نوٹس پسند کیا۔ اس نوٹس پر سب نے دستخط بھی کر دیئے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ گفتگوئے امن التفا کی گئی ہے۔

یہہ نوٹس قطع مصالحت کا کب پیش کیا جائیگا۔ اس کی تاریخ اب تک مقرر نہیں کی گئی ہے

بلقانیوں کا رقعہ تیار رکھا گیا ہے لیکن ڈیلیگیٹوں کی کمیٹی بابت منظوری کے ملتوی رکھنی پڑی۔

وجہ یہ ہے کہ سرویئن ڈیلیگیٹ اپنی گورنمنٹ کی ہدایت کے منتظر ہیں۔ وہ ہنوز نہیں پائی ہے۔

آج ۲۴ کو سرویئن ڈیلیگیٹوں کی طرف سے الوداعی ناشتہ کی دعوت دیجائے گی۔ اس دعوت کے موقعہ پر آخری نوٹس کے رقعہ پر تمام بلقانی ڈیلیگیٹ غور کرکے دستخط منظوری ثبت کرینگے یہ نوٹس ٹرکی کو فوراً پیش نہیں کرینگے تاوقتیکہ وہ دول کے رقعہ کا جواب نہ دیگی۔

قسطنطنیہ سے ۲۸ کی خبر ہے کہ ٹرکی کے عارضی وزیر خارجیہ نے ٹرکی جواب کی بابت بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ یورپین طاقتوں کے رقعہ کا جواب ٹرکی بروز جمعہ ۳۱ کو روانہ کریگی۔

بلغارین نوٹس کے پیش کرنے کا وقت۔ بلقانیوں کے بڑے ڈیلیگیٹ کی مرضی پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ اُمید کی جاتی ہے کہ یہہ آخری نوٹس کل ۲۹ جنوری کو پیش کیا جاویگا بغیے بمبہوارکو۔

اس آخری رقعہ کے پیش کرنے پر کہتے ہیں کہ بلقانی ڈیلیگیٹوں کا کام لنڈن میں ختم ہوجائیگا۔

ایم رینی۔ زیلو یونانی ڈیلیگیٹ اور ڈیلیگیٹیاں اسی ہفتہ میں رخصت ہوجائینگے۔

اس بلقانی نوٹ میں آرمسٹس کے خاتمہ کا کچھ تذکرہ نہیں ہے۔ یہ بھی پیام سے ظاہر ہے۔

برٹش پارلیمنٹ میں ان مظالم کی بابت پوچھا گیا۔ جو مشہور ہے کہ ترکی علاقہ مفتوح میں کئے گئے ہیں۔ برٹش وزیر اعظم نے کہا کہ سرویہ اور بلغاریہ کی توجہ ان مشہور بے دردیوں کی طرف دلائی گئی ہے۔

وزیر خارجیہ نے کہا کہ مسلم لیگ لنڈن کو بتلایا گیا ہے۔ کہ برٹش گورنمنٹ کی کارروائی کیا ہے۔

وزیر خارجیہ نے یہ بھی کہا کہ بلغارین وزیر اعظم بید سردیوں کے الزاموں کو بے بنیاد قرار دیتے ہیں۔

ایسی حالت میں فرمایا کہ بید دیوٹی شکایتوں کا صحیح اندازہ کرنا مشکل کام ہے۔

کہا کہ ہم کو صرف ایک واقعہ کی تفصیلات موصول ہوئی ہیں۔ اس پہ بلغاریہ کو بھی متوجہ کیا گیا ہے۔ امکان ہے کہ گورنمنٹ بلغاریہ در صورت ثبوت جرم کے بیدردی کرنے والوں سے منصفانہ برتاؤ کرے گی۔

۱۷ ویں لانسرز کا لانس کارپورل مارملٹ رات کو چلتی ٹرین میں قتل کیا گیا۔ درمیان لالہ موسے وزیر آباد

مولمین دبرہما سے خبر آئی ہے کہ ایک کشتی اُلٹ جانے سے ۲۰ آدمی ڈوب مرے۔

نئی دہلی میں مکانات کا نہایت عمدہ نمونہ بنانے والے کو انعام ملیگا۔

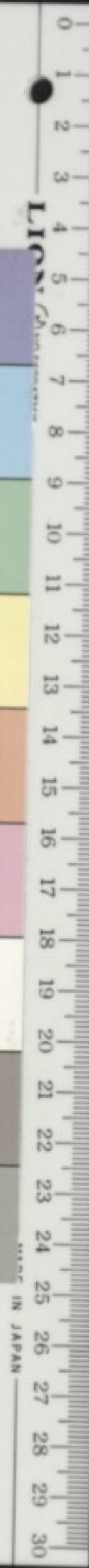
کلکتہ سے گیا تک موٹر سائیکل کی دوڑ میں ۲۰۰ آدمی شریک ہوئے تھے۔ بردوان سے آگے چلکر مسٹر کنگ کی ہنسلی کی ہڈی نئی موٹر پر سے گرنے کی وجہ سے ٹوٹ گئی۔ آسنسول تک صرف ۱۳ آدمی مقابلہ میں شریک رہے اور اخبار انگلستان کے چھاپہ خانہ کے مسٹر گیل وہاں سب سے پہلے پہونچے اور گیا کو روانہ ہوئے اور بازار میں ایک لڑکا اُن کی جھپٹ میں آگیا۔ اور صاحب موصوف بھی گر پڑے اور دوڑ سے علیحدہ ہوگئے۔ مسٹر ل سب سے پہلے گیا پہونچے۔ مگر دوڑ کے قواعد کے مطابق ان کو دوسرا انعام ملا اور مسٹر لارین کو جو دوم تھے مہاراجہ ٹیکاری کا پہلا انعام ۱۵۰ سو روپے کا ملا۔ مسٹر فیرلی سوم رہے کل ۱۰ اصحاب کو انعام ملے۔

صاحب ڈپٹی کمشنر دہلی زیر ایکٹ مطابع کتابوں کے رجسٹرار بنائے گئے۔

بہاولپور میں بہت رعایا سخت نالاں ہے کہ ان پر ناجائز ٹیکس لگایا گیا۔ اور بے جا سختی سے وصول کیا جاتا ہے۔ لاٹ صاحب پنجاب سے فریاد کی گئی ہے۔

پولیس نارنگل ایک مقدمہ کی تفتیش کر رہی ہے جس میں ایک عورت نے بچہ جن کر دبا دیا تھا۔

ریاست سرموہ کے ہاں ولیعہد پیدا ہوا ہے اور ریاست میں بے حد خوشیاں ہو رہی ہیں۔



اڈیٹوریل نوٹس

کلام کے نظارے

نمبر۲
آگ اور گندھک کا برسنا

چونکہ خدا دنیا کا خالق اور مالک ہے اس کو اختیار حاصل ہو کہ وہ گنہگاروں کو جس طرح سے چاہے ہلاک کر ڈالے۔ ابھی ہم نے طوفان کا نظارہ دیکھا کہ کس طرح سے خدا نے پانی کے طوفان سے دنیا کو ہلاک کر دیا اور صرف ایک خاندان کو بچایا۔ اور آج ہم گنہگاروں کی سزا کا ایک اور واقعہ کلام مقدس میں سے پیش کرتے ہیں۔ یہہ واقعہ ابرہام کے وقت کا ہے۔ ابرہام اور لوط اپنے وطن سے نکلکر خدا کے بتائے ہوئے ملک میں چلے گئے تھے۔ اگرچہ وہ دونوں گھر سے اکٹھے نکلے تھے۔ مگر نوکروں کی نااتفاقی کی وجہ سے ان کو دو مختلف ملکوں میں چلے جانے کا موقعہ ہوا۔ اتفاق سے جہاں لوط گیا وہاں کے لوگ بہت شریر تھے۔ وہ علاقہ صدوم اور عمورہ کا تھا۔ جب طوفان کے بعد دنیا میں پھر آبادی ہو گئی تو گناہ زیادہ پھیل گیا اور اس علاقہ صدوم اور عمورہ میں لوگ زیادہ بڑے نظر آئے۔ اور خدا نے ایک خاندان پر مہربانی کی نظر کی۔ مگر اس میں سے لوطکی جورو باوجود اس آفت سے بچنے کی خبر پاکر بھی راستے میں ہلاک ہوئی۔ اور عبرت کے لئے نمک کا کھنبہ بن گئی۔ پر لوط اور اس کی بیٹیاں بچائی گئیں۔ اور وہ تمام علاقہ آگ اور گندھک سے جلایا گیا۔ جہاں اب مردہ سمندر بہتا ہے۔ یہہ عبرتناک سزا کا دوسرا نظارہ ہے۔ جس سے گنہگاروں کو ان کے گناہوں کی قرار واقعی سزا ملی تھی۔

جواب کسر صلیب نمبر۱

ردّ دلیل اوّل

قولہ۔ معجزات ہمارے تجربہ اور مشاہدہ کے برخلاف ہو۔ اور سنن الٰہیہ سے باہر ہو گئی ہو۔ اس کو ماننے سے ہماری فطرت مضایقہ کرے گی۔ الخ

اقول۔ واضح ہو کہ ہمارا مشاہدہ اور تجربہ انسانی عقل و فکر کے احاطے میں محدود ہے۔ اور ممکن ہے کہ سنن الٰہیہ ہماری عقل و فکر سے اعلیٰ اور بالا ہو۔ اور اس کی الہامی کتاب میں ہم پر منکشف کیا جاوے تو کیا ہم اس کو اپنی عقل و فکر کے محیط ہونے کی وجہ سے نہ سمجھنے کی بنا پر رد کر دینگے؟ ایسا کرنا نہ صرف ہماری بے عقلی ہوگا بلکہ رحیم خدا کی رحمت عظمیٰ کو رد کرنے کے گنہگار ہو کر مستوجب سزا ٹھہرینگے۔

تجربہ اور مشاہدہ کی بنا پر جو مثال آگ اور پانی کی دلیل کے متعلق راقم رسالہ نے دی ہے وہ انسانی تجربہ اور مشاہدہ کے مطابق ہو تو ہو مگر کلام مقدس توریت صاف اسباب کا بیان ہمارے سامنے پیش کرتی ہے کہ آگ نے مرنے کے سامنے جھاڑی میں شعلہ زن ہو کر بھی اس کو نہ جلایا۔ اب بتایئے کہ یہہ تجربہ اور مشاہدہ کہاں رہا؟ اور انجیل مقدس کے اس بیان کو چھوڑ کر جس میں ہمارا خداوند یسوع مسیح پاؤں پاؤں پانی پر چلا لیکن وہ نہ ڈوبا۔ اب بتلایئے کہ یہ مشاہدہ اور تجربہ کہاں رہا جس حال میں کہ خدا قادر ہے۔ اور وہ ان باتوں کی تمیز اور گرفت میں نہیں ہے۔ اس نے آپ ہی مشاہدے اور تجربات انسانی مشاہدات اور تجربات سے بڑھکر ہیں۔ جونبہ یہ کتب الٰہیہ کے بنی انسان پر منجانب اللہ ظاہر ہونے ضروری ہیں۔ جن کو بلا قیل و قال ماننا ہر ایک مومن اور ایماندار پر فرض ہے۔ پر جو لوگ اس کو تسلیم نہ کریں تو نہ کریں۔　　　باقی دارشتہ

جزائے اعمال

کوئی مذہب کیوں نہ ہو وہ جزائے اعمال کو مانتا ہے۔ بلکہ سب کے سب مذاہب جزائے اعمال کے قائل ہیں۔ وہ اس تعلیم سے بھرے ہوئے ہیں کہ کرموں کے پھل ہی سے نیک لوگ اعلیٰ و افضل پدوی پا گئے ہیں۔ جنکے قصے اس میں موجود ہیں۔ ۴ بائیبل تو خاص طور سے جزائے اعمال کی تعلیم پیش کرتی ہے۔ اور اس کا ہونا ایک خاص دن کے انصاف و عدل پر مبنی ٹھہراتی ہے۔ اور صاف طور سے ایک الٰہی شخص کو پیش کرتی ہے جس کی مسند عدالت کے روبرو تمام بنی آدم حاضر کئے جاوینگے۔ اور وہ نیکوں کو جزا اور بدوں کو سزا دیکر خدا کے حق عدل کا اظہار کریگا۔ قرآن بھی اس تعلیم کو بخوبی پیش کرتا ہے۔ اور یوم القیامت اور الحشر۔ المیزان۔ الجزاء۔ الحساب۔ الصراط۔ المعرہ وغیرہ وغیرہ ناموں سے اس کی عظمت اور شان کو ظاہر کرتا ہے۔ گرنتھ صاحب اس کو دھرم مہورت۔ دھرم رائے وغیرہ ناموں سے جزا کے دن کا ذکر کرتا ہے۔ اگرچہ وہ آواگون کا بھی قائل ہے۔ اسی طرح سے تمام کتابیں یوم الجزا کو مانتی ہیں۔ جس حال میں کہ ہم اس دنیا کا خالق کسی ہستی کو مانتے ہیں تو وہ ضرور عدل و انصاف بھی کریگا۔ اور ہر ایک ذی عقل انسان کے اعمال کا جو وہ اپنی آزاد عقل و ہوش کی ذمہ داری پر مرتکب ہوتا ہے۔ جواب طلب کرے گا۔ اور اسی نے عاقبت کی فکر نے ذی ہوش لوگوں کو متفکر بنا رکھا ہے۔ اور وہ اپنی بریت اور عاقبت بخیر ہونے کی بڑی بڑی کوششوں میں ساعی اور مستعد پائے جاتے ہیں۔ اگر سزا اور جزا کا فکر دامنگیر نہ ہوتا تو پھر کیا ضرورت پڑی تھی۔ کہ انواع و اقسام کی تکلیفات انسان اپنے سر پر گوارا کرتا اور مذاہب کی چھان بین میں اتنی سرگردانی کرتا۔ یہ باتیں صاف ظاہر کر رہی ہیں کہ انسانی روح کو سزا سے نفرت اور جزا کی خواہش لگی ہوئی ہے۔ سچ مچ جزائے اعمال کی انسان کو خواہش ہونا قدرتی اور لازمی بات ہے۔

ہمارے معزز مسیحی مسٹر ایچ۔ ایس۔ جان صاحب نے یہ مشورہ لایق و فایق انشا پرداز اور نقطہ سنج مسٹر شاکر

سابق ایڈیٹر رسالہ ادیب نے ارادہ ظاہر کیا کہ مسیحی ناظرین کے فائدے اور ترقی کے لئے ایک مفید سلسلہ مسیحی علم ادب کے لحاظ سے جاری کرکے اپنی ذہنی لیاقت اور خداداد خوبی کے جوہر دکھلاویں اور علم ودانش کی ترقی کرتے ہوئے زمانہ میں مسیحی قوم کے نوجوانوں کو خاص طور سے مستفید کریں اس کے لئے انہوں نے مسیحی ناظرین کی امداد صرف یہ طلب کی ہے کہ اگر خریداروں کی تعداد صرف فی الحال ۱۰۰ ہو جاوے جو تین روپیہ سالیانہ چندہ کے خریدار پیدا ہو جاویں تو وہ ایسا عمدہ ماہواری رسالہ فوراً جاری کر دینگے۔ یہ تجویز نہایت عمدہ ہے۔ ہم بھی اس کے ساتھ بدل متفق ہیں۔ بالمقابلہ بہت سے اخبارات اور رسالجات کے جو ہندو اور مسلمانوں کی طرف سے اپنی قوم کی بہتری کے خیال سے نکلتے ہیں۔ ہمارا یہ ایک رسالہ ہی غنیمت ہوگا۔ کاشکہ جلد مسیحی ناظرین جو اپنی قوم کی بہتری چاہتے ہیں اس کے خریدار بنکر مسٹر ڈنشاکر کے حوصلے کو زیادہ کریں۔ لیکن جو کچھ کیا جائے۔ وہ مستقل ارادے اور دل سے کیا جاوے نہ کہ آج کیا اور کل اس کو بند کرنا پڑے اس کے متعلق جو خدمت ہو وہ نور افشاں بھی کرنے کو تیار ہے

اسلامی اخبارات کی خام خیالی

یہ خبر بعض اسلامی اخبارات میں لکھی جا چکی ہے کہ ایک تعویذ پر جو کسی شخص نے بھیجا تھا۔ ہمارے حضور لارڈ ہارڈنگ اور لیڈی ہارڈنگ مرحومہ کا اعتقاد ہے۔ جس حال میں کہ اسلام کے علما ایسی باتوں کو وہم باطلہ قرار دیتے ہیں تو یہ امر کس طرح ممکن ہو سکتا ہے کہ ہمارے نیک و پرہیزگار فرمانروا ایسے وہم کو دل میں جگہ دیں۔ اور بجائے خدا پر بھروسہ رکھنے کے ان کے دل میں یہ خیال جگہ پا سکے کہ ایک تعویذ بھی کچھ کر سکتا ہے۔ ہم بدوں اس امر کی زیادہ تحقیق اور تفتیش کرنے کے عقلاً کہہ سکتے ہیں کہ ہرگز ہرگز ایسا خیال کرنا ان خادمان خدا پرست پر ناحق کا الزام لگانا ہے۔ ہاں اس میں کچھ شک نہیں ہو سکتا کہ چونکہ حضور فیض گنجور ہر دلعزیز ہیں اور کسی کی دلشکنی کرنا ان کو گوارا نہیں ہے۔ اس لئے اُنہوں نے اس تعویذ کی قدر کی ہو۔ پر اس سے زیادہ اسے یہاں تک حاشیے چڑھانا کہ ان کا اعتقادی اعتبار جو کہیں سے بائیبل مقدس پر چاہیے وقت میں ضبط کھا جاوے ناممکن اور امر محال ہے۔ ہمارے خیال میں وہ سچے مسیحی اور خدا پرست ہیں۔ جنکا پورا بھروسہ خدا پر ہے جو ان کو بڑے سے بڑے خطرے سے بھی بچا رہا ہے۔ جس سے خدا کا جلال بھی ان کی نیک اور عمدہ چال اور مزاج سے پبلک پر عمدہ اثر کر رہا ہے۔ بادشاہان سابق کے تواریخی احوال کی بنا پر بعض معاصرین نے ہمارے لارڈ موصوف کو بڑی عزت اور وقار کی اعلےٰ ترین منزل پر پہونچے ہوئے دکھلایا ہے۔ جن کے اخلاق حمیدہ کی شہرت روز بروز ہمارے ملک میں بڑھیگی جس کے سبب سے ہند کی تمام قومیں طرکیہ لی سے صحت و عمر درازی کے لئے دست بدعا جناب باری ہو رہی ہیں۔

ہمارے ملک میں خدا نے عجیب حکمت سے اپنا کلام انجیل مقدس جو ہر ایک گنہگار کے لئے مژدہ نجات بخش ہے پہونچایا ہے جس کو تمام لوگوں نے تو نہیں پر تھوڑے لوگوں نے اس کو قبول کر لیا ہے اور ہر بڑے شہر میں مختلف مشنوں کی طرف سے چھوٹی چھوٹی جماعتوں کے طور پر کلیسیائیں بھی قائم ہو گئی ہیں۔ پر ٹھیک معنوں میں ابتک یہ کلیسیائیں تمام باتوں میں پورے طور پر ترقی پذیر نہیں ہوئی ہیں۔ اور سیلف سپورٹ کے قاعدے تک نہیں پہونچتی ہیں۔ پر خوشی کی بات ہے کہ دوسرے ملکوں میں کلیسیائی حالت اس ملک سے بہتر ہے اور سیلف سپورٹ کے طریقے پر خاص ترقی کی ہے۔ مثلاً چین کوریا اور جاپان میں بہت اچھی حالت ہے۔

اب سال کا شروع ہے چاہیے کہ ہماری کلیسیاؤں کے ممبر اس بڑے ضروری معاملہ کی طرف اپنی خاص توجہ کو لگا دیں۔ اور سرگرمی سے دعا کریں کہ خدا اپنی برکت ہماری چھوٹی جماعتوں پر نازل فرماوے کہ وہ شمار میں اور ہر بات میں اس سال میں ترقی کریں۔ اور تمام کمتیاں اور نقص دور ہو جاویں اور سب باقاعدہ مسیحی کلیسیائیں بن جائیں۔ اور خدا کے نزدیک یہ بات کچھ مشکل نہیں ہے پر ہماری کوشش اور محنت فرض ہے۔

ریویو

تناسخ چکر اور سوامی دیانند:۔ اس نام کا رسالہ ماہواری امنگ کے رسالہ میں شائع ہوا ہے جو مسٹر دھرمپال صاحب بی۔ اے کی زیر ایڈیٹری نکلتا ہے۔ اس میں عجیب اور نئی طرز سے مختلف دلیلوں کے ساتھ تناسخ کا رد کیا گیا ہے جو قابل دید ہے۔ پہلی فصل میں تمہید ہے۔ جو پڑھنے کے لائق ہے۔ دوسری فصل میں سوامی دیانند صاحب ہی کی باتوں سے اس کو تاویل کیا ہے جو عجیب ہے۔ تیسری فصل میں منوسمرتی سے مختلف جونوں کے متعلق تمام کائینات کا وجود ہونے پر عمدہ اعتراضات اُٹھائے ہیں جو بڑے وزنی ہیں۔ چوتھی فصل میں آواگون اور پاپ کی ضرورت کے عنوان سے حساب کر دکھلایا ہے کہ ہم کہیں پر تمام موجودات کو موجودہ صورت پر لانے اور اُس کے قائم رکھنے کے ضیاع پاپ کرنے کی اشد ضرورت ٹھہرتی ہے۔ پانچویں فصل میں سکھ اور گیہ کی فلاسفی پر عمدہ بحث کی ہے چھٹی فصل میں آواگون اور باطل پرستی کے عنوان سے چند قصے تحریر کئے ہیں جو قابل غور ہیں۔ ساتویں فصل آواگون اور خیہ حل طلب معمے کے عنوان سے معقول اعتراضات اُٹھائے گئے ہیں۔ جنکا جواب آریہ صاحبان کے ذمہ ہے۔ آٹھویں فصل میں آواگون کے مسئلے کو بہترین دہریت کا مسئلہ ثابت کیا ہے۔ آخری فصل میں اس مسئلہ کو آخری جھٹکا دیکر ایسی جنبش دی ہے۔ کہ اس کو بیخ و بن سے ہلا دیا ہے۔ غرضیکہ یہ رسالہ قابل دید ہے۔ ۶ر قیمت پر مینیجر امنگ کے پتہ سے مل سکتا ہے۔

اقتباس

شراب‌خوری کی انسداد

بمبئی موسے میں ایک نیا طریقہ شراب‌خوری کو بند کرنے کا ایجاد ہونے پر ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ وہاں کی کچہری میں ایک بڑا آئینہ رکھا جائے۔ تاکہ شرابی۔ کبابی اور جھگڑالو وغیرہ جب گرفتار ہو کر آویں تو اپنی شکل اُس میں دیکھیں اور شرمندہ ہوں ممکن ہے کہ اِس طریقہ سے کچھ کامیابی حاصل ہو۔ لیکن اگر کسی نہ کسی طور سے وہ کار خدا کی طرف راغب کیا جاوے تو وہ ضرور اپنے آپ کو دیکھتا ہے اور جب جب دیکھتا ہو ضرور شرمندہ ہوتا ہو

خدا کی خدمت

کہتے ہیں کہ بشپ سے رو نے جو کہ خدا کے ساتھ ساتھ چلتے تھے ایک رویا دیکھی کہ ایک عورت غمزدہ اور سنجیدہ گویا خدا کی نبیا کی مانند ایک ہاتھ میں آگ اور دوسرے میں پانی لئے ہوئے آ رہی تھی۔ اُنہوں نے اُس سے پوچھا کہ آگ اور پانی کا کیا استعمال ہوگا اُس نے جواب دیا کہ آگ تو بہشت کو جلانے کے لئے اور پانی جہنم کے بجھانے کے لئے تاکہ لوگ آئندہ اپنے خالق کی خدمت کریں نہ کہ بہشت پانے کے لالچ سے اور نہ جہنم میں پڑ جانے کے خوف سے بلکہ اُس کی طرف اپنی خالص محبت سے۔ خدا نہ تو بہشت کو جلاتا ہے اور نہ جہنم کو بجھاتا ہے بہشت کی ساری خوشیاں اور جہنم کے سارے خطرے ہمارے سامنے اس لئے نہیں رکھے جاتے ہیں کہ ہم خدا کی خدمت اور فرمانبرداری میں خود غرضی کو اپنے دل میں جگہ دیں۔ بلکہ رسول کی مانند ہم یہ کہہ سکیں کہ مسیح کی محبت ہم کو مجبور کرتی ہے۔

مفید کہانی

کیا وجہ ہوا اُس کے گرجہ آنکی

ایک امیر کاشتکار بنام گیڈ ایک بڑا سرگرم بدھسٹ کسی ایک بڑے گاؤں میں رہتا تھا۔ اُس کی بیوی اور چھوٹے لڑکے تھے جن کے ساتھ یہ بڑی خوشی سے رہتا تھا۔ بیچارہ گیڈ بیمار ہوا اور چند ہی دن میں مرگیا۔ بچے بہت چھوٹے تھے کسی کام کرنے کے قابل نہ تھے۔ ماں نے ان دونوں بیٹوں کو بڑی ہی اُلفت سے پرورش کیا۔ اور اپنے بودھ مذہب کی تعلیم میں خوب پختہ کیا کیونکہ وہ آپ بڑی پکی بدھسٹ تھی۔ اُس کا یقین تھا کہ خاندانی ایمان میں قایم رہنا اقبالمندی کا سبب ہے جبکہ اُس کا بڑا بیٹا جو وارث تھا جوان ہوا اُس وقت اُس کا خیال اپنے مذہب بودھ کی نسبت بدلگیا اور وہ مسیحی مذہب کی سچائی کا متلاشی ہوا۔ اُس پر مسیحی مذہب کی سچائی کا ایسا اثر ہوا کہ اُس نے اپنے باپ دادے کے مذہب کو ترک کیا اور مسیحی ہوگیا۔ جب اُس کی ماں کو اپنے بیٹے کے مسیحی ہو جانے کی خبر ہوئی اس نے واویلا اور لعنت کرنا شروع کیا اور رو رو کر خشترو کی منت کی کہ اے میرے عزیز بیٹے اپنے باپ دادے کے ایمان کو نہ چھوڑ اور مجھ کو بے اولاد نہ کر سب ماں کا رونا اور زاری سب عبث تھا۔ وہ مسیحی رہا اور بڑے صبر سے ہر طرح کے لعن طعن کی برداشت کی۔ یہاں تک کہ اُس کی ماں نے اُس کو میراث سے خارج کردیا اور اُس کے دوسرے بھائی سینیرو کو وارث کیا اور کل خاندانی حقوق کا وہ مستحق ہوا یہ سینیرو ایسا عیاش لڑکا تھا کہ چند ہی دنوں میں ہزاروں روپیہ اُڑا دیا۔

باقی دارد

پھولوں کی کیاری

(۱) مبارک ہے وہ جس کا گناہ بخشا گیا۔ اور خطا ڈھانپی گئی۔

(۲) مبارک ہے وہ مرد جس کے گناہوں کو خداوند اس پر محسوب نہیں کرتا اور جسکے دل میں دغا نہیں۔

زبور $\frac{۳۲}{۱-۲}$

(۳) خدا نے مسیح میں ہوکے دنیا کو اپنے ساتھ یوں ملا لیا کہ اُس نے اُن کی تقصیروں کا اُن پر حساب نہ کیا۔ اور میل کا کلام ہمیں سونپا۔ ۲ قرنتیوں ۵-۱۹

ضرورت

لائلپور میں زنانہ کام کے لئے ایک تجربہ کار عورت کی ضرورت ہے۔ جو کہ انگریزی اُردو پنجابی۔ جانتی ہو سرٹیفکیٹ اچھے ہوں

پتہ :- مس میکالن۔ لائلپور۔

جاپانی انگریزی تعلقات :- بیرن کیٹو نے۔ جو لندن سے جاپان کو فارن منسٹری کی پوسٹ کا چارج لینے کے لئے جارہا ہے رائٹر کے قائم مقام کو بتایا کہ وہ جاپان اور انگلستان کے تعلقات کو دوستانہ حالت میں چھوڑتا ہے۔ اور اُمید کرتا ہے کہ دن بدن دوستی زیادہ بڑھیگی

لنڈن میں اخبار کے شوقین لوگوں نے ٹھہرایا ہے کہ آئندہ کو بجز ٹائمز اور ڈیلی ٹیلیگراف کے اور کوئی اخبار بڑے دن کے روز نہیں چھپا کریگا۔

مُراسلات

سیمی مورس
یعنی
روح القدس کے نئے اعمال

گزشتہ سے پیوستہ

لیکن اگر میں بیمار ہوں تو اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکتا ہوں رحم کرکے اس بیماری کو دور کر اُس وقت سے وہ تندرست ہو گیا اور کام کرنے لگا۔ اُس نے یہ بھی کہا کہ مجھے مستول پر بھی کام کرنا پڑتا تھا۔ اور اس قسم کا کام مجھے ناپسند تھا۔ ایک رات اُسے مستول پر کام کرنے کو حکم ملا۔ اُس وقت بارش ہو رہی اور سخت ہوا چل رہی تھی جس سے جہاز ہلنے اور مستول جھومنے لگا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جہاز اُلٹ جاوے گا۔ نیز مینہہ کا پانی اُس کی آنکھوں میں اس زور سے لگتا تھا کہ عنقریب اُسے اندھا کر دیا۔ طوفان کے درمیان اُس نے اپنے باپ سے اس طرح باتیں کیں۔ اے باپ میں ڈرتا تو نہیں ہوں۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تو میری حفاظت کریگا۔ مگر میں مستول پر چڑھنا پسند نہیں کرتا۔ رحم کرکے ایسا کر کہ پھر مجھے اوپر چڑھنا نہ پڑے۔ اور میں جانتا ہوں کہ تو یہ کرنے کو تیار ہے۔ دوسرے روز مستول کی چوٹی پر کچھ کام تھا اور سیمی ایک اور ملاح کے ہمراہ اُسے کرنے کو تیار ہوا جب وہ مستول کے پاس پہنچے تو دوسرے ملاح نے اس سے کہا کہ سیمی میں جانتا ہوں تم مستول پر کام کرنا پسند نہیں کرتے۔ اور مجھے کمرے میں کام کرنا اچھا نہیں لگتا۔ تم کمرے میں جا کر میرا کام کرو۔ اور میں مستول کے اوپر تمہارا کام کرونگا۔ اس طرح سیمی کی دعا سُنی گئی۔ اور پھر اُسے مستول پر کبھی کام نہ کرنا پڑا۔ (باقی آئندہ)

شکرگزاری

تو شکرگزاری کی قربانیاں خدا کے آگے گذران اور حق تعالیٰ کے حضور اپنی نذریں ادا کر اور مصیبت کے دن مجھ سے فریاد کر میں تجھے خلاصی دونگا اور تو میرا جلال ظاہر کریگا۔ ۵۰ زبور ۱۴ و ۱۵ آیت۔

عیسائی دین محبت کا دین ہے انجیل شریف فرماتی ہے خدا محبت ہے۔ جو کوئی محبت میں رہتا خدا میں رہتا ہے اور خدا اس میں (۱ یوحنا ۴ باب ۱۶ آیت)

اس دین میں دو باتیں ضروری ہیں۔

پہلی یہ کہ انسان اپنے خالق و پروردگار یعنی خدا کی محبت کو پہچانے اور اس کا عاشق بنجاوے۔ اور

دوسری بات یہ ہے کہ انسان کی شکرگزاری ایسی سچی اور کامل ہو کہ خدا اُس کا عاشق بنجاوے۔

ہابیل نے خُدا کی محبت کو پہچانا کہ سب اچھی چیزیں اُسی کی بخشش ہیں۔ اور وہ پہلوٹھی اور موٹی بھیڑ بکریاں۔ شکرانہ کا ہدیہ خداوند کے حضور لایا اور خدا نے اُس کی قدر قبول کی۔

قائن عشق آلہی کی برکت سے محروم تھا رسم پرست بنا اور مردود ہوا۔ (پیدائش ۴ باب)

الیشع نبی خدا کا عاشق تھا اور اسی کا جلال چاہتا تھا۔ خدا نے اُس کی خود انکاری کا شکرانہ قبول فرمایا اور نعمان سریانی کو شفا بخشی۔ برخلاف اس کے جیحازی دنیاپرست اور لالچی تھا۔ ملعون ہوا (۲ سلاطین ۵ باب)

خُدا کے عاشق پطرس نے کہا۔ اے خداوند دیکھ ہم نے سب کچھ چھوڑا اور تیرے پیچھے ہوئے ہیں۔ شکرگزاری کے عاشق مسیح نے جواب دیا ایسا کوئی نہیں جس نے گھر یا بھائیوں یا بہنوں یا ماں باپ یا بچوں یا کھیتوں کو میرے اور انجیل کے واسطے چھوڑ دیا ہو۔ اور اب اس زمانہ میں سو گنا نہ پائے۔ گھر اور بھائی اور بہنیں اور مائیں اور بچے اور کھیت۔ مگر ظلم کیساتھ اور آنے والے عالم میں ہمیشہ کی زندگی۔ (مرقس ۱۰ باب ۲۹ و ۳۰ آیت)

پطرس۔ میں آسمان کی بادشاہت کی کنجیاں تجھے دونگا۔ اور جو کچھ تو زمین پر باندھیگا وہ آسمان پر بندھیگا۔ اور جو کچھ تو زمین پر کھولیگا آسمان پر کُھلیگا (متی ۱۶ باب ۱۹ آیت)

زکائی۔ مسیح کی نورانی محبت کا چرچا سنکر اُس کا عاشق بنا اور جب مسیح اُس کے گھر تشریف لے گئے اور اُس کے ساتھ کھانا کھایا تو اُس کی شکرگزاری میں زکائی نے کھڑے ہو کے کہا اے خداوند دیکھ میں اپنا آدھا مال غریبوں کو دیتا ہوں اور اگر کسی کا کچھ ناحق لے لیا ہے تو اس کا چوگنا ادا کرتا ہوں۔

مسیح نے اُس کی شکرگزاری کا عاشق ہو کے فرمایا۔ آج اس گھر میں نجات آئی ہے۔ اس لئے کہ یہ بھی ابرہام کا بیٹا ہے کیونکہ ابن آدم کھوئے کو ڈھونڈنے اور نجات دینے آیا ہے۔ (لوقا ۱۹ باب ۸ و ۹ و ۱۰ آیت)

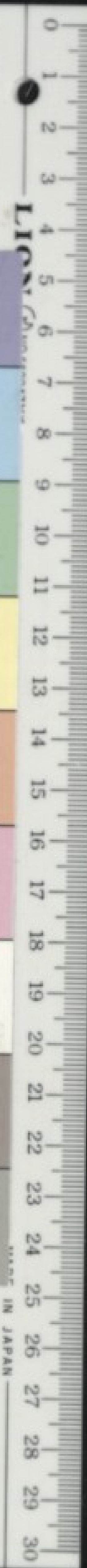
حننیاہ اور سفیرہ خدا کی محبت کے عاشق کبھی نہ بنے۔ اُن کی شکرگزاری صرف دکھلاوے اور رسم پرستی کی تھی تباہ ہو گئے۔ (اعمال ۵ باب)

داؤد کو جب یاد آیا کہ وہ ایک غریب آدمی کا بیٹا تھا اور محبت بھرے خدا نے اُس کو ایک شاہی محل بخش دیا۔ شکرگزاری نے اُس کے دل میں جوش مارا اور اُس نے کہا میں تو سرو کی لکڑیوں کے گھر میں رہتا ہوں پر خدا کا صندوق پردوں کے درمیان رہتا ہے۔ (۲ سموایل ۷ باب) اور اُس نے کہا۔

یقیناً میں تو اپنے بیٹے کے ڈیرے میں نہ جاؤنگا اور نہ اپنے پلنگ کے بچھونے پر چڑھونگا۔ میں نہ خواب کو اپنی آنکھوں میں جانے دونگا۔ اور نہ اونگھائی کو اپنی پلکوں میں۔ جب تک کہ خداوند کے لئے ایک مقام اور یعقوب کے قادر کے لئے ایک مسکن نہ پاؤں (۱۳۲ زبور)

داؤد کی شکرگزاری کا خدا عاشق بنا اور مسیح کی حضوری کی برکت اُس کو پشت در پشت تک بخشی (۲ سموایل ۷ باب ۱۱ سے ۱۶ آیت تک)

سچی شکرگزاری یہ ہے کہ انسان اپنے محبوب خدا کی مرضی بجا لاوے اور اُس کا جلال ظاہر کرنے میں اپنا دل و جان سب



کچھ فدا کردے۔

مسیح نے فرمایا خداوند کا روح مجھ پر ہے۔ اس لئے کہ اُس نے مجھے غریبوں کو خوشخبری دینے کے لئے مسیح کیا۔ اُس نے مجھے بھیجا ہے کہ قیدیوں کو رہائی اور اندھوں کو بینائی پانے کی خبر سناؤں۔ کچلے ہوؤں کو آزاد کروں اور خداوند کے سال مقبول کی منادی کروں (لوقا باب [illegible] ۱۸ آیت)

وہ جو عالی اور بلند ہے اور ابدالآباد سکونت کرتا ہے۔ جسکا نام قدوس ہے یوں فرماتا ہے میں بلند اور مقدس مکان میں رہتا ہوں اور اُس کے ساتھ بھی جو شکستہ دل اور فروتن ہے۔ کہ عاجزوں کی روح کو جلاؤں اور خاکساروں کے دل کو زندہ کروں۔ (یسعیاہ ۵۷: ۱۵)

یہ شکرگزاری سے بعید ہے کہ کلمۃ اللہ جس نے ہم کو پیدا کیا پالا اور ہر ایک اچھی چیز دی اور جس نے صلیب پر اپنا خون بہا کر ہم کو دوزخ سے چھڑا لیا۔ وہ تو اصطبل کے ورقوں میں پڑا رہے اور ہم دنیاوی دولت و عزت و آرام کے محلوں میں بے فکر بیٹھے رہیں۔ چاہئے کہ کوئی مسیحی چین نہ لیوے جب تک کہ کلمۃ اللہ کو کسی شکستہ اور فروتن اور توبہ کار دل میں تخت نشین نہ کرادے اور کہ خود شکرگزار دل کی برکتیں حاصل کرے آمین۔

اے ہمارے پیارے آسمانی باپ رحم کرکے اپنی کلیسیا پر روح القدس نازل فرما تاکہ مسیح کا ہر ایک خون خریدہ تیرا شکرگزار بندہ ہووے۔

این دعا از من و از روح امین آمین باد

برخوردار خاں رسول سرجن

چھبہ

ہندوستان کے پہلے بشپ ریورنڈ ویدنایگم سیموئیل آزاریہ کی مخصوصیت کے جلسے میں کلکتہ کے بڑے بشپ اور دس بشپ موجود تھے۔ اور ڈھائی گھنٹے تک عبادت ہوئی جس میں لارڈ اور لیڈی کارمائیکل بھی شامل تھیں۔

مسافر مر کے پہنچتے ہیں وہاں
یہ قبر کی منزل بھی غضب بھاری ہے

"مبارک ہیں وہ جو خداوند میں مرتے ہیں"

۱۹۱۳ء کا آغاز ہے۔ پیارے ناظرین آپ خوب جانتے ہیں کہ کرسمس ڈے ایک مسیحیوں کے لئے کیسا ایک خوشی کا ہفتہ ہے ہر ایک گھر میں خوشی ہی خوشی کے آثار نظر آتے ہیں۔ دور دور سے رشتہ دار و دوست اپنے پیاروں اور عزیزوں کو ملنے اور کرسمس ڈے خوشی سے گذارنے کی غرض سے دسمبر کی سرد راتوں اور ابر آلودہ دنوں کا سفر اختیار کرکے منزل مقصود پر پہنچنے کی کیسی آرزو رکھتے ہیں اور واقعی وہ کیسا خوشی کا موقعہ ہوتا ہے۔ جبکہ سارا خاندان ایک جگہ پر اکٹھا ہوکر کرسمس ڈے و نیو ائیر ڈے کی خوشی مبارکباد ایک دوسرے کو دیتے ہیں۔ پر یہ ساری خوشیاں انسان کی صحت و تندرستی پر منحصر ہیں۔ انسان تو اپنی طرف سے سب کچھ سوچ سمجھ کر کرتا ہے۔ پر خدا کی مرضی و سوچ کے آگے ہر ایک شے کا سر خم ہے ؎

من در چہ خیالم و فلک در چہ خیال
کاریکہ خدا کند فلک را چہ مجال

اس موقعہ پر جبکہ ہر سو خوشی کے آثار نمایاں ہیں۔ ایک خاندان جس کو ہم اچھی طرح سے جانتے اور پیار کرتے ہیں بہت ہی رنج و الم میں مبتلا نظر آتا ہے۔ اس مصیبت اور بیماری کا خواب و خیال بھی نہ تھا۔ یکایک اس کمبخت بیماری نے اس خاندان کے بڑے بزرگ پاسبان کو آ پکڑا۔ گو علاج میں ہر طرح سے کوشش و سعی کی گئی پر خدا کی مرضی کے آگے کیا زور؟ حالت مریض کی دن بدن نازک ہوتی گئی۔ اُن کی صحت کی خبر سننے کے لئے اس جگہ کے سب مسیحی وغیر مسیحی ہر روز بیتاب نظر آتے تھے۔ اس لئے کہ اُن کی محبت سب کے دلوں میں گھر کی ہوئی تھی۔ آخرکار چوتھی تاریخ جنوری کو قاصد لفافہ نے خبر دی کہ وہ بزرگ جس کی صحت کی انتظاری ایسی بیتابی سے کی جارہی ہے۔ دوسری تاریخ یعنے اس نئے سال کا ایک دن گذار کر اپنے اصلی مکانوں کو چل بسے۔ سچ ہے ؎

ہماری جامۂ ہستی کو اک دن چاک ہونا ہے
ہوئے ہیں خاک سے پیدا ہمیں پھر خاک ہونا ہے

بجلی کی طرح یہ خبر سارے نارووال و اردگرد پھیل گئی جس نے سنا بے اختیار دل سے اک آہ نکلی اور آواز سنائی دی کہ ایسا نیک و فرشتہ خصال شخص ملنا اگر ناممکن نہیں تو بیشک بہت ہی مشکل اور دشوار ہے۔ ہم مسیحیوں کو تو اُن سے خاص اُنس اور تعلق تھا۔ پر غیر مسیحی بھی اُن کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکتے تھے اور شاید ہی کوئی شخص ہو کہ جس نے سنا اور آنسو نہ نکل پڑے ہوں۔

اب ہم اپنے ناظرین کو بتلا دیتے ہیں کہ یہ بزرگ ہمارے پیارے اور ہر دلعزیز مسٹر پی۔ سی۔ چودھری صاحب تھے۔ جو قریباً ۱۸ سال سے نارووال ضلع سیالکوٹ میں چرچ مشن سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے اُن کی عمر قریباً ۵۰ برس کی تھی۔ ۱۸ تاریخ دسمبر کو دہلی تشریف لے گئے تھے تاکہ اپنے بیٹوں کو ساتھ کرسمس ڈے گذاریں۔ آپ کا بڑا بیٹا جو ایم اے پاس ہے۔ دہلی ایس پی جی مشن کے ہائی سکول کا ہیڈ ماسٹر ہے۔ اور دوسرے بیٹے نے پچھلے سال بی۔ اے پاس کیا [illegible] تعلیم پا رہا ہے۔ غرضیکہ تینوں بچے دہلی [illegible] بڑی خوشی خوشی یہاں سے روانہ ہوئے اور ۲۳ تاریخ دسمبر تک بالکل تندرست رہے لیکن یکایک اسی دن دہنی طرف کے دھڑ میں فالج کی بیماری نمایاں ہوئی اور دہنی طرف کا نصف دھڑ اوپر سے نیچے تک مارا گیا۔ اسی وقت سے زبان میں لکنت پیدا ہوگئی اور روز بروز حالت نازک ہوتی گئی کہ دوسری تاریخ جنوری کو رحلت فرما کر اپنے خداوند کی گود میں جا سوئے۔

ہمارے عزیز ہیڈ ماسٹر صاحب کے گذر جانے سے ایک بڑا بھاری صدمہ خاصکر مسیحی کلیسیا نارووال کو پہونچا۔ کیونکہ یہ بزرگ کلیسیا کے ایلڈر و ڈایوسیسن کے سنٹرل چرچ کمیٹی کے سیکرٹری اور نیز شہر کی میونسپل کمیٹی کے آنریری سیکرٹری کے کام کو انجام دیتے تھے۔ اب اُن کی غیر حاضری کو ہر ایک شخص خاص طور پر محسوس کر رہا ہے۔ سچ ہے انسان

کی قدر مرنے یا اُس کے کہیں چلے جانے پر زیادہ ہوا کرتی ہے۔

مسٹر چیٹر جی ایک نہایت ہی سادہ طبیعت پر لے درجے کا رحمدل و نیک شخص تھا۔ اُن کی زندگی مسیحیوں اور غیر مسیحیوں کیواسطے ایک نمونہ تھی۔ واقعی وہ مجسم مسیحی زندگی و مجسم نیکی تھے۔ ہم بغیر مبالغہ کے کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے خداوند کی اصلی شکل مسٹر چیٹر جی کی زندگی میں نظر آتی تھی۔ مسیحیوں کے دوست و دشمن میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جو اُن کی تعریف کئے بغیر رہ سکتا۔ اُن کے ماتمی جلسے میں جو کہ نارووال میں کیا گیا۔ قریباً ڈہائی تین سو غیر مسیحی موجود تھے ہر ایک دل سے افسوس کی آہیں آ نکلتی تھیں۔ اور اکثر لوگ کہتے تھے کہ واقعی یہ سچا شخص تھا۔ اور ایسا شخص ان کی جگہ پر پیدا ہونا ناممکن ہے"۔

اب ہم آخر میں ان کے پسماندگان اور خاصکر مسز چیٹر جی صاحبہ کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ خدا اُن کو صبر جمیل و اطمینان بخشے۔ کیونکہ اس بڑھاپے میں ایک عظیم صدمہ اُن کو پہونچا ہے۔ اور خدا باپ ہم لوگوں کو بھی ایک ایسی ہی بے ضرر و نیک زندگی گذارنے کی توفیق بخشے۔ جس سے ہم غیر قوموں میں نور کی طرح چمکیں۔

اُمید ہے کہ کوئی اور بھائی ان کی زندگی پر مفصل حال لکھیگا

آپ کا دلی ہمدرد۔ ایم۔ اسٹیفن۔

استفسار

کیا کوئی عیسائی بھائی اس آیت انجیل کی شرح تشریح آپ کے اخبار گوہربار کے ذریعہ فرما کر مشکور فرما سکتے ہیں۔

یعقوب کا خط عام باب اول آیت ستائیسویں (۲۷) یعنی وہ دینداری جو خدا اور باپ کے آگے پاک اور بے عیب ہے۔ سو یہی ہے کہ یتیموں اور بیواؤں کی مصیبت کے وقت ان کی خبرگیری کرنی۔ اور آپ کو دنیا سے بیداغ بچا رکھنا۔

خاکسار

ولسن از چھانگمرٹ مشن

کوہ کسولی

مورخہ ۶ جنوری ۱۹۱۳ء بوقت ۲ بجے دن منجانب مسیحی عیسائیوں کوہ کسولی جلسہ منعقد ہوا۔ جس کے پریسیڈنٹ جناب پادری اے۔ای ہائیٹ صاحب تھے۔ سب سے پہلے مسٹر جان ٹریٹو نے ۹۱ زبور خوانی کے بعد حضور وائسرے کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کی۔ اس کے بعد مسٹر ایم الیعزر ٹھیکیدار نے قریباً نصف گھنٹہ نہایت پرجوش اور باثر لہجہ میں مبہد بانہ تقریر کی اور ۲۳ دسمبر ۱۹۱۲ء کو جس ظالم سفاک نے حضور وائسرائے پر بم پھینکا اُس کے اس فعل کو نہایت حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ اخیر میں حضور وائسرائے بہادر کی صحت و سلامتی۔ ترقی و افزونی اقبال سلطنت انگریزی کے لئے دُعا پڑھی۔ اس کے بعد مسٹر ان اسٹیون ہاکسلیر نے اسی مضمون پر افسوس آمیز تقریر کی۔ اور بعد ۂ تین مسیحی بھائیوں نے یکے بعد دیگرے اس ظالم غدار کی اس حرکت ناشائستہ پر افسوس اور وائسرائے کی تندرستی کے لئے دعا کی اس کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

راقم خاکسار ایم ہاسن کلرک ٹورمسار ہوٹل کسولی۔

بجواب ملک برہما کی اراضی

مطبوعہ اخبار نور افشاں ۳ جنوری ۱۹۱۳ء

ابھی تھوڑا عرصہ ہوا کہ میں خود برہما گیا ہوا تھا جہاں تک وہاں کی کیفیت مجھے معلوم ہے وہ لکھتا ہوں مزید دریافت کے لئے آپ میرے بھائی مسٹر موتی لعل جیلر مانڈے سنٹرل جیل سے خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ میں اُنہیں لکھ دونگا تاکہ وہ پورے حالات آپ کو بتلا دیں۔

(۱) آب و ہوا پنجاب سے بڑھکر ہرگز نہیں۔ ہاں مدراس کی نسبت بہتر ہے۔ بود و باش اچھی ہے عموماً لکڑی کے مکان پر مقابلتہً سنہ اور پنجاب کے اوسط لوگوں سے وہاں کے اوسط زیادہ صاف ستھرے اور خوش پوشاک و خوش مزاج ہیں۔ صلح کل لوگ ہیں۔ زیادہ دلیر ہیں۔ تاہم چوریاں اکثر ہوتی ہیں۔ امرا کے مکان پختہ ہیں۔ غربا بڑی ہوشیاری سے دروازوں کو بند کرکے سویا کرتے ہیں۔ آتشزدگی کا بڑا خطرہ رہتا ہے۔ کرایہ ریل پنجاب سے کلکتہ تک کا آپ کا ریلوے گائیڈ میں دیکھ سکتے ہیں۔ کلکتہ سے تیسرے درجہ کا ٹکٹ بغیر خوراک رنگون تک جہاز پر ۲۰ روپے ہیں۔ اگر خوراک ساتھ ہو تو ۱۶ سولہ روپے جس کو ڈیک ٹکٹ کہتے ہیں۔ تین روز میں جہاز جا پہونچتا ہے۔ سیکنڈ کلاس کا ۵۰ روپیہ ہے۔

برہما رنگون میں مین گھاٹ پر اسمٰعیل حبیب صاحب کا مسافرخانہ عام ہے۔ حسب حیثیت تینوں درجوں کے مسافروں کے لئے جائے رہائش سب دریا ہی ہوئی ہے۔ شہر نرالی قطع وضع کا ہے۔ پر رونق ہے۔ لوگ اپنے طرز کے رحیم ہیں عموماً چھوٹے قد کے۔ زمین واقعی بہت زرخیز ہے۔ چاول کثرت سے پیدا ہوتے ہیں لوگ آسودہ حال ہیں۔ باقی اگر ہو سکا تو آئندہ

راقم۔ پادری جے۔بی۔ ایل اشاعت نانگ آباد۔

"مجھے اپنے ہمراہ کیا لیجانا پڑے گا"

کل میں اپنے پڑوسی کے مکان پر گیا اور اُسے پکارا اور میں نے معلوم کیا کہ اُسکے ہاتھ میں پنسل تھی اور اُسکے چہرہ سے حیرانی کے آثار نمایاں تھے میں نے اُس سے دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے تو اُس نے کہا میں ایک فہرست تیار کر رہا ہوں آیا کونسی چیزیں مجھکو اپنے ہمراہ امریکہ لیجانی چاہئے کیونکہ اب میں نے اس دنیا کو چھوڑ کر نئی دنیا میں جانیکا ارادہ کیا ہے چونکہ میں بہت زیادہ مدد دینے کے قابل نہ تھا اسلئے میں نے اُسے کہا کہ بہتر ہوگا کہ آپ کسی دوسرے سے مشورہ کریں جو کہ اس نئی دنیا کی نسبت زیادہ واقفیت رکھتا ہو میں اپنے ہمراہ ایک سوال لایا تھا جو میرے کانوں میں گونجا۔ یہ وہی سوال تھا جسکی نسبت میرے پڑوسی نے پوچھا۔ ومجھکو نئی دنیا میں اپنے ہمراہ کیا لیجانا چاہئے؟ اور اس سوال نے کچھ وقت کیلئے میرے خیالات کیواسطے ایک مسودہ پیدا ہو گیا۔ میں نے اپنے آپ میں کہا میں بھی ترک وطن کرنے کے





قریب ہوں اور میں نہیں جانتا کہ میرے جانے کے لئے وہ دن کب آوے مجھے بھی یکے بعد دیگرے اس نئی دنیا کو جانا پڑیگا۔ جو کہ بہت دور ہے روحانی زمین اور وہی سوال جو کہ میرے ہمسائے کے سامنے ہے وہی میرے سامنے ہے (مجھے اپنے ہمراہ کیا لیجانا چاہئے؟) میں اپنے ساتھ مکان زمین لیجا نہیں سکتا جب میں چلا جاؤنگا یہ سب رہیں گی وہیں پڑی رہینگی میں اپنے ہمراہ روپیہ اور جواہرات لے جا نہیں سکتا یہ سب پیچھے رہجاوینگی۔ نہیں اپنے ہمراہ دنیاوی شغل نہ اپنی کتابیں نہ اخلاق اور نہ دنیاوی عزت لیجاؤنگا۔ فرض کرو کہ میں یہاں دنیاوی ہر ایک چیز رکھتا ہوں اور میرے ہمراہی تمام چیزیں میری مرضی کے موافق مجھ کو دے سکتے ہیں "مجھے اپنے ہمراہ کیا لیجانا چاہئے"

میرے پڑوسی نے بے شمار اشیا اپنی فہرست میں درج کی ہیں۔ لیکن جب میں نے ہر ایک چیز پر خیال کیا تو میں نہیں کہہ سکا کہ ایک بھی میری ہے اسلئے میں خیال کرتا ہوں کہ جیسا میں اس دنیا میں اپنے ہمراہ کوئی چیز نہیں لایا پس یقیناً مجھے بھی ان میں سے کوئی چیز ساتھ نہیں لیجانی چاہئے۔ اور میں نے اپنے آپ میں کہا کیا ہم ان دنیاوی چیزوں سے گہرا لگاؤ نہیں رکھتے جو ہم میں سے کسی کو بھی زیادہ ضروری نہیں ہو سکتیں جبکہ ہم کو کسی طور روانگی کا پروانہ آوے۔ اور ان اشیا کو پیچھے چھوڑنا پڑے۔ جب میں نے اس مضمون پر خیال کیا تو میں نے دیکھا جبکہ میں کوئی دنیاوی اشیا یا سامان اپنے ہمراہ نہیں اُٹھا سکتا تو یہاں ایسی چیزیں بھی ہیں جو کہ میں اُٹھا سکتا ہوں۔ نہیں جہاں کہیں میں جاؤں مجھے اپنی ہمراہ اُٹھانی چاہئے۔ مجھے اپنی یادداشت اپنے تصورات اپنی مرغوب اور غیر مرغوب شخص کی یکسانیت افعال ساتھ لے جانے پڑینگے۔ مجھ کو اپنی ذہنی اور اخلاقی عادت ساتھ لیجانی پڑیں گی۔ میں ان سب باتوں کو صفائی سے دیکھتا ہوں متقدمین کی ایک کہاوت ہے کہ وہ اپنے ظاہر کو تبدیل کرنے سے اپنی نیچر کو نہیں بدلسکتا۔ وہ ایک انسان وہی انسان ہے چاہے وہ کہیں چلا جاوے جو کچھ میں یہاں ہوں وہاں بھی وہی ہونگا۔ میرے وجود کا ذہنی اخلاقی اور روحانی حصہ میرے ساتھ جائیگا۔

تب میں نے خیال کرنے کی کوشش کی کہ کس طرح سے میں خوش صابر ہوسکتا ہوں۔ ان تمام مادی اشیا سے کنارہ کرکے جنکو ہم سب یہاں کہتے ہیں۔ اور میں یہ سوچنے لگا کہ میں کس طرح اس دنیا میں پاک راست نیک اور خوش ہو سکونگا تاکہ جو کچھ میں رکھتا ہوں اور مجھے اپنے میں اطمینان دلایا کیونکہ مجھے اسقدر کرنا پڑا کہ میری زندگی میں وہ تمام باتیں اپنی نہیں جانیں جو پائی جانی چاہئیں

باقی داشتہ

تاریخ مسیحی میلہ

منعقدہ بمقام ناگل باستقبال آمد عالیجناب ڈاکٹر ہائیٹ صاحب سکرٹری ڈی۔ ٹی

خدا کے کرم سے بر آئے مراد۔
ناگل سے پھرے خوب ہی شاد شاد
وہ گاڑی کہ جن پر چڑھے لوگ تھے۔
وہ ساری سواری کے آگے چلے
اور اُن پر اُڑتی ہوئی جھنڈیاں
تھے طلبا کے ہاتھوں میں مسیحی نشاں
وہ الطاف تھے اینڈرپاک کے۔
ہوئے خوب ہی قہقہے ہا ہا ہی ہی۔
ہوئی جو مسیحیوں کو فرحت کمال
بشاشت سے چہرے ہوئے لال لال
سینکڑوں مسیحی پھیلائے ہاتھ
دعائیں یہ دیتے ہوئے ساتھ ساتھ
ہوا ہم کو ہائیٹ کا روحانی دیدار
سلامت رکھے اُن کو پروردگار

۱۹۱۳ء

از قلیل بندہ ڈاکٹر سنگرام داس گشتہ فیض آبادی مستانہ
آئی۔ ایس۔ سی۔ ہیڈ ماسٹر مشن انڈسٹریل سکول
سہارنپور

میاں بیوی کا دینی مناظرہ

گذشتہ سے پیوستہ

باب سترھواں

بیوی:۔ ان شاخوں کا حال اب زیادہ بہتر ہوتا جاتا ہے تو نیا سچے نجات کی خوشی حاصل کرلی ہے۔ کل شام کو ہم شاخوں کا ہی ذکر کر رہے تھے۔

میاں:۔ ہاں میں نے کہا تھا کہ یہ فرقے خدا کی کلیسیا کی شاخیں ہیں۔ لیکن تم کہتی ہو کہ یہ خدا کی کلیسیا کا حصہ نہیں ہے۔

بیوی:۔ ہم خیال سے اسے سمجھیں۔ ہمارے بچے ہمارے خاندان میں پیدا ہوتے ہیں۔ ایک طرح سے ہم انگور ہیں۔ اور ہمارے بچے ڈالیاں۔ وے ہمارا انحو ہیں۔ پس ہم از سر نو پیدا ہو کر خدا کی کلیسیا میں شامل ہوتے ہیں۔ اور یوں مسیح انگور کا درخت ٹھہرتا ہے۔ اور ہم لوگ ڈالیاں۔ فرض کرو کوئی شخص آکر ہم سے کہے کہ میں چاہتا ہوں کہ تمہارے دو لڑکے ہمارے خاندان میں شامل ہو جائیں۔ اور ہم اپنے دو لڑکوں کو بھیج دیں کہ اُس کے خاندان میں شامل ہوں۔ جبکہ ایک اور شخص ایسا ہی کہے۔ اور ہم اپنے دو اور لڑکوں کو اس دوسرے آدمی کیساتھ اسکے خاندان میں شامل ہونے کے لئے دیدیں۔ اچھا ہمارے دو لڑکے تو پہلے خاندان سے موسوم ہیں اور دوسرے دو دوسرے شخص کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ کیا وہ دوسرے دونوں خاندان ہماری شاخیں ہو سکتی ہیں۔

میاں:۔ نہیں۔ وہ نہیں ہو سکتے۔ وہ صرف ہمارے بچے ہیں۔ جو ان کے خاندان میں شامل ہیں۔

بیوی:۔ یہی حال خدا کی کلیسیا میں ہے ہم اس میں پیدا ہوئے ہیں۔ ہم اس کے گوشت اور ہڈی کے ممبر ہیں۔ ہم اس کی شاخیں ہیں۔ ہم عیسائی اس لئے ہیں کہ ہم اُس کی شاخیں ہیں۔ اب ایک شخص آتا ہے۔ اور میتھوڈسٹ خاندان یا کلیسیا قائم کرتا ہے۔ اور بعض مسیحی اس میں شامل ہوجاتے

ہیں۔ پھر دوسرا آدمی ایک پرسبٹیرین کلیسیا قائم کرتا ہے۔ اور بعض خدا کے بندے اس میں شامل ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ میتھوڈسٹ کلیسیا اور پرسبٹیرین کلیسیا کے ممبر کہلاتے ہیں۔ سچے مسیحی جو ان کلیسیاؤں میں ہیں وہ تو مسیح کی شاخیں ہیں مگر وہ کلیسیائی شاخیں ہیں۔

میاں:۔ اب میں سمجھ گیا اور یہ بالکل سچ ہے۔ کہ میری طرح بہت ایسی سچائی کی نسبت اندھے ہونگے۔ جبکہ کوئی اور فرقہ پیدا ہو جاتا ہے تو ضرورت نہیں کہ وہ انسان کے بنائے ہوئے فرقوں میں شامل ہو۔ لیکن "ٹرمپیٹ" کے "اس اصلاح" الفاظ کے کیا معنی؟

بیوی:۔ ہم اب ایک اصلاح کے زمانے میں ہیں۔ اور بھی اصلاحیں ہوئی ہیں۔ مگر وہ خدا کے کلام کی سراسر بیداری کا باعث نہیں تھیں اس اصلاح کا مدعا ہے کہ خدا کے کلام کو اسی طریق اور اسی حد تک بڑھایا جانا یا جیسا مسیحی مذہب کی صبح کے وقت تھا مبارک انجیل کی روشنی اب پوری قوت اور خوبی سے چمک رہی ہے۔ اور خدا اپنے لوگوں کو مختلف انسانی فرقوں سے باہر لا رہا ہے۔ اور ان میں اب اختلاف نہیں ہے۔ وے ایک دل اور جان ہیں۔

میاں:۔ بات تو بڑی اچھی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن ان مختلف کلیسیاؤں کا کیا حال ہوگا؟

بیوی:۔ وے ٹھیک ایسی ہی رہینگی جیسی اب ہیں۔ اور ممکن ہے کہ اس سے بھی بدتر ہوتی جائیں۔ یہ دنیا کے پہلو بہ پہلو جا رہی ہیں۔

میاں:۔ لیکن کیا ان کی اصلاح نہیں ہو سکتی؟

بیوی:۔ کیا آپ کا مطلب ہے۔ ان مختلف کلیسیاؤں کی؟

میاں:۔ ہاں۔ کیا ان کی اصلاح نہیں ہو سکتی؟

بیوی:۔ نہیں۔ فرقے ایک قسم کی بدعتیں ہیں۔ اور بدعتوں کی اصلاح کیسے ہو سکتی ہے۔ ان فرقوں میں بعض نیک چنے ہوئے اشخاص موجود ہیں۔ اور ہمارا ارادہ ہے ان کی اصلاح کریں نہ فرقوں کی۔ باقی داشتہ۔

روح القدس کی تلڑی ڈوری

گذشتہ سے پیوستہ

ان میں ایک کافی نہیں ہو سکتی ہے۔ ضرور تھا کہ انسان توبہ کرے اور ایمان لاوے۔ کیونکہ کوئی شخص گناہوں کی معافی کے لئے یسوع مسیح پر ایمان لانے کے بغیر محض گناہوں سے توبہ کرکے روح القدس کی بخشش کو حاصل نہیں کر سکیگا۔ کیونکہ اس نے توبہ کی ضروری شرط پوری نہیں کی۔ جو کچھ خدا ہم سے طلب کرتا ہے نہ تو اس سے زیادہ اور نہ ہم کو کم کرنا چاہئے۔ ہر ایک مسیحی کا تجربہ اس کی تائید کرتا ہے کتنی دفعہ ہم ایسے لوگوں کو ملتے ہیں۔ کہ جو نجات کے متلاشی ہیں اور روح القدس کی گواہی دینے والی سلامتی کو نہیں پا سکتے۔ کیونکہ کوئی پوشیدہ گناہ حوالہ نہیں کیا گیا اور توبہ میں خاص کسر باقی رکھی گئی ہے۔ اور یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ ایسا شخص جو سچ مچ تائب تو ہے۔ مگر اپنے گناہوں کی معافی کے لئے یسوع مسیح کے کفارے کے کام پر یقین نہیں کرتا تسلی پانے میں ناکامیاب رہتا ہے۔ اس قسم کے بہت سے لوگوں کی گواہی سے خدا کے کلام کی اس بڑی سچائی پر مہر لگائی جاتی ہے کہ روح القدس کے حاصل کرنے کے لئے صرف دو ہی ضروری شرائط ہیں یعنے توبہ اور ایمان۔ اور اس کو حاصل نہ کرنے کی صرف ایک ہی وجہ ہے۔ کہ یا تو توبہ نہیں کی گئی ہے یا اپنے گناہوں کی معافی کے لئے یسوع مسیح پر ایمان نہیں لایا۔

اس سچائی کو مدنظر رکھتے ہوئے اعمال ۱۹: ۱۔ ۶ تک پر غور کریں۔ پولس نے افسس میں آکر چند شاگرد دیکھے۔ اور اُن سے جیسا کہ ہم اوپر لکھ چکے ہیں۔ یہ نہیں کہا کہ کیا تم نے جب سے ایمان لائے روح القدس پائی؟ (پرانا ترجمہ) بلکہ یہ کہا کیا تم نے ایمان لاتے وقت روح القدس پایا تھا؟ (نیا ترجمہ) اس سے صاف ظاہر ہے کہ پولس کو ان کی نسبت یہ اُمید تھی کہ کیا انہوں نے روح القدس اسی وقت حاصل کی ہوگی جبکہ گناہ سے پھرے تھے۔ جب انہوں نے اس کا جواب نفی میں دیا تو پولس فوراً اس کا سبب دریافت کرنا شروع کرتا ہے۔ اور ٹھیک انہیں شرائط کے مطابق انکا سبب دریافت کرتا ہے جو پطرس نے کی ہیں اور جنکا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔ پولس نے کہا "تو تم نے کس کا بپتسمہ پایا تھا؟" انہوں جواب دیا "یوحنا کا" پھر پولس نے گویا یہ جواب دیا۔ "اب میں نے جانا۔ لیکن کیا تم نہیں جانتے کہ یوحنا نے صرف توبہ کا بپتسمہ دیا۔ اب روح القدس کی بخشش کو حاصل کرنے کے لئے توبہ ہی کافی نہیں ہے۔ تمہیں یسوع مسیح پر ایمان بھی لانا چاہئے۔ اور جب انہوں نے یہ سنا وہ یسوع مسیح پر ایمان لائے اور اس کے نام پر بپتسمہ پایا اور روح القدس حاصل کی۔ وہ اس قسم کے ایماندار نہ تھے جس قسم کے ہم ہیں۔ عملی طور پر وہ پرانے عہد کے ایماندار تھے نہ کہ نئے کے۔ ان کو محض یوحنا کے شاگردوں کی فہرست میں شامل کیا جا سکتا ہے جنہوں نے روح القدس کی بخشش کو نہ حاصل کیا اور نہ حاصل کر سکتے تھے۔ کیونکہ انہوں نے صرف ایک ہی شرط یعنے توبہ کو پورا کیا ہے۔ اس قسم کے ایماندار ہونا جیسا کہ ہم ہیں اور نیز یہ ثابت کرنا تو بہت دور رہا۔ ایماندار اپنی تبدیلی کے بعد دوسرے تجربے کے طور پر روح القدس کو حاصل کرتے ہیں۔ یہ لوگ اب تک یسوع مسیح پر ایمان بھی نہیں لائے تھے۔ پولس نے محض وہ شرط بتلا دی جو نئے عہدنامہ کے بموجب نجات حاصل کرنے کے لئے پوری کرنی تھیں۔ اور جس کو اب تک انہوں نے پورا نہیں کیا تھا یعنے یسوع پر ایمان جس کی نسبت انہیں اسی وقت تعلیم ملنی چاہئے تھی۔ جبکہ انہوں نے توبہ کی تھی۔ وہ اس جگہ کھڑے تھے۔ جہاں ایک تائب جس نے سچے دل سے اپنے گناہوں سے توبہ کی ہے مگر اپنے گناہوں کی معافی کے واسطے یسوع مسیح پر ایمان لانے کی تعلیم نہیں پائی کھڑا ہوتا ہے۔ باقی داشتہ



مضامین

برادری

ہند کے رنگ کسی شخص کو خواہ وہ چور ہو یا زنا کار برادری سے نہیں نکالتے۔ مگر جب کوئی تبدیل مذہب کرے تو فوراً اس کو خارج کر دیتے ہیں۔ اس کا حقہ پانی بند کر دیا جاتا یا اور اور دستور ہیں کہ جس سے اس کی علیحدگی ظاہر ہوتی ہے۔ پر جب ہم کلیسیا میں شراکت پر غور کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ محبت کا نشان ہے۔ گو علمائے دین نے اصلاح کی اور موجودہ طریقہ جاری کیا۔ تاہم یہ ملحوظ خاطر ہے کہ عشائے ربانی سے مراد ملکر کھانا کھانا اور یہ محبت کا ایک خاص نشان ہے۔ جسکا ذکر کرنتھیوں کے خط میں مفصل طور پر کیا گیا ہے۔ مسیحیوں میں تبدیل مذہب تو در کنار۔ پر اگر کوئی بدچلن ہو تو اُسے خارج کر دیتے اور پھر کسی تاوان یا جرمانہ کے عوض اسے پھر شامل نہیں کرتے۔ تاوقتیکہ وہ توبہ کرکے پھر از سر نو بحال نہ کیا جائے۔ عموماً مسیحیوں کا یہ خیال ہے کہ جب سے ہم مسیحی ہوئے ہماری برادری چھٹ گئی۔ بادی النظر میں یہ درست معلوم ہوتا ہے۔ پر درحقیقت ہم ایک محدود برادری کے دائرے سے نکلکر دوسرے وسیع دائرے کی برادری میں شامل ہو جاتے ہیں۔

باقی آئندہ۔

ضرورت

۲/۲

ایس پی جی مشن کے لئے ایک لائق سند یافتہ کیٹی کسٹ اور ایک ریڈر کی ضرورت ہے۔ درخواستیں معہ سارٹیفکیٹ حسب ذیل آنی چاہئیں۔

ریورنڈ تارا چند۔ ایس پی جی مشن

اجمیر

شعر و سخن

غزل

طور پر موسے سے پیارے ہمزباں توہی تو تھا
آسمانوں پر خدا کا رازداں توہی تو تھا

عیسئے دوران و شاہ و خسرواں توہی تو تھا
دستگیر بیکساں اے مہرباں توہی تو تھا

دونوں عالم میں ترے دم کی ہے ساری روشنی
اے مسیحا رونق کون و مکاں توہی تو تھا

ہر گل و غنچہ میں تیرا حُسن تھا جلوہ نما
بن کے بو ہر غنچہ و گل میں نہاں توہی تو تھا

گلشن دنیا میں تو گل تھا ترے بُلبل تھے ہم
فصل گل میں عندلیب دل کی جان توہی تو تھا

میرے دل میں میری آنکھوں میں توہی تھا جلوہ گر
اے میرے عیسئے میرے منہ میں زباں تم ہی تو تھا

اب توہی ہے اس رسا کا بحر غم میں دستگیر
نوح کی کشتی کا مولا پاسباں توہی تو تھا

راقم ایلیاس داس رسا از لاہور

ضرورت

۲/۲

چرچ ہائی مشن سکول امرت سر کے لئے ایک ایسے ڈرل ماسٹر کی ضرورت ہے جو ہائی سکول میں جمناسٹک۔ قواعد کرکٹ و فٹ بال بخوبی سکھا سکے۔ درخواستیں معہ نقول اسناد ذیل کے پتے پر آنی چاہئیں۔

المشتہر

ہیڈ ماسٹر چرچ مشن ہائی سکول۔ امرت سر۔

انتخاب الاخبار

منگولیا اور چین کے درمیان جنگ کے آثار

منگولیا جس نے چین کی ماتحتی کی بجائے آزادی اور خود مختاری کا اعلان کر دیا ہے اور ایک عہدنامہ کے مطابق روس سے اتحاد کر لیا ہے اس کا ایک ڈیپوٹیشن روس کے پایہ تخت میں پہونچکر زار روس کی خدمت میں حاضر ہوا اور اظہار کیا کہ ارگاہ پایہ تخت منگولیا کا روسی اتحاد کو پسند کرتا ہوا اُمید لگاتا ہے کہ عہدنامہ کے مطابق روس اس کی ہمیشہ مدد کرے گا۔ مگر چین منگولیا کی جمہوریت چین سے علیحدگی کے متعلق نامہ و پیغام کرنے تک سے گریز کرتا ہے۔ اور یہ پسند کرتا ہے کہ جن لوگوں نے چین کی جمہوری حکومت کی مخالفت کی ہے ان کی گوشمالی کی گئی۔ وہ یہ گوارا نہیں کر سکتا کہ چینی مقیم منگولیا سے بدسلوکی کی جاوے۔ یا چینی حکومت سے منگولیا علیحدہ رہے۔ منگولین ڈیپوٹیشن نے روس سے فوجی افسر مانگے ہیں۔ جو منگولی فوج کو چینی فوج کے مقابلہ کے قابل بنا سکیں جس کا آئیندہ موسم گرما میں اندیشہ ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ منگولیا اور چین میں جنگ چھڑنے والی ہے۔

(راجپوت گزٹ)

وائسرائے کی صحتیابی پر ۵۰ ہزار کا دان

دہلی و کلکتہ کے مشہور مسلمان تاجر حاجی الٰہی بخش نے حضور وائسرائے کو اختیار دیا ہے کہ وہ جس کام میں مناسب سمجھیں اس میں یہ روپیہ خرچ کیا جائے۔

ترکی کی قسمت کا فیصلہ

قسطنطنیہ کا ۲۲ جنوری کا

تار مظہر ہے کہ ترکیوں کی قومی مجلس دول یفیچہ کے قصر میں منعقد ہوئی۔ جس میں نامور اور ممتاز اشخاص کو مدعو کیا گیا تھا۔ جن دارالاعیان کے اکثر ارکان انجمن سکرٹری اور اسلام کے برگزیدہ علما شامل تھے۔ معلوم ہوا کہ مجلس مذکور نے صلح کی خاطر اسباب کا فیصلہ کر لیا ہے کہ دول کی متفقہ یادداشت کو منظور کر لیا جاوے۔ (برہمن گزٹ)

امریکہ میں علمی طریق پر قتل کی کثیر وارداتیں

امریکہ کے ڈاکٹروں دوا سازوں اور ججوں نے جن کو عرصہ دراز سے قتل کی وارداتوں سے واسطہ پڑتا رہا ہے اپنی گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ خاص ماہر ڈاکٹروں کی ایک کمیٹی بنائی جائے تاکہ ان قتلوں کا انسداد کیا جائے جو علمی طریق پر ہوتے ہیں۔ اور جنہیں معمولی چھیڑ چھاڑ کریں۔ موت کا اصلی سبب معلوم ہی نہیں ہوتا۔ امریکہ کے کئی ایک فاضلوں اور ججوں نے بیان کیا ہے۔ کہ آجکل کے زمانہ میں قتل ایک فن بن گیا ہے۔ جو موتیں عدالتوں کے نوٹس میں لائی جاتی ہیں ان میں سے نصف کے اصلی سبب کا پتہ نہیں لگتا کہ کس سبب سے واقع ہوئیں۔ قتل کا ایک نیا طریقہ تو یہ رائج ہے کہ جس شخص کا قتل کرنا منظور ہو اس کے جسم میں ایک نامعلوم سی خراش کسی سوئی وغیرہ سے کر دیجاتی ہے۔ جس میں سانپ کا زہر لگا ہوتا ہے اور وہ بے چارہ چند لمحوں میں سخت تکلیف اٹھا کر مر جاتا ہے۔ دوسرا طریق یہ کام میں لایا جاتا ہے کہ دوائی کی پچکاری کے اندر کسی خوفناک بیماری کے جراثیم داخل کر کے کھلا دیئے جاتے ہیں۔ مسٹر الیس چیف مجسٹریٹ نے اپنے ذاتی تجربہ کے وثوق پر بیان کیا ہے۔ کہ بعض ان لوگوں نے بیماریوں کے جراثیم خریدنے کی بارہا کوشش کی ہے۔ جنکو سائنس سے کچھ واسطہ نہیں ہے۔ اور پروفیسر منیوس نے بتلایا ہے کہ بعض لوگ معمولی بیماریوں سے مرتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن دراصل اُن کو سانپ کے زہر میں بجھی ہوئی سوئی یا چاقوؤں سے بھونکا جاتا ہے

ہوئے ذہن کھلائے گئے ہیں پر وہاں کمیٹی نے ماہروں کی یہ شہادتیں سن کر فیصلہ دیا کہ علمی قتلوں کے انسداد کے لئے مستند ڈاکٹروں کی ایک خاص کمیٹی قائم کی جاوے (راجپوت گزٹ)

سلطنت و قومیت کے دس اصول

لنڈن کے مشہور ریویو آف ریویوز نے قومیت اور حکومت کے ۱۰ احکام مرتب کر کے ملک و قوم کے روبرو پیش کئے ہیں اور نہایت پُر زور لفظوں میں تمام خیر خواہان تاج و تخت سے اپیل کی ہے کہ وہ باہمی منازعات اور تفرقوں کو نظر انداز کر کے اس پروگرام پر عمل کریں۔ کیونکہ ان احکام کی پابندی سے قوم میں ایسی بیداری اور قوت پیدا کریگی جو اس ملک (انگلستان) نے اس سے پہلے کبھی نہ دیکھی ہو برخلاف اسکے ان اصولوں سے اغماض کرنا یقیناً قومی انحطاط و زوال کا باعث ہوگا۔ یہ دس اصول حسب ذیل ہیں۔

(۱) تحفظ و استحکام۔ قومی تحفظ کے معاملہ میں ایک دن کی غفلت ایک صدی کی پریشانی و پشیمانی کا موجب ہو سکتی ہے۔

(۲) تعلیم قوم کے مستقبل کا انحصار اس تعلیم پر ہے جو لڑکوں کو اچھے شہری بننے کے لئے دیجاتی ہے۔

(۳) زراعت سلطنت کی مادر شفیق ہے۔

(۴) مزدور کی خوشحالی۔ عمدہ روزانہ کام کے لئے معاوضہ بھی عمدہ ہونا چاہئے۔ کہ مزدور خوش دل کنندہ کار بیش۔ (۵) سلطنت کی روح حیات سلطنت کی باقاعدگی و خوش نظمی یہی ہے کہ حکومت اور رعایا دونوں کو یکساں فائدہ پہنچے (۶) ترقی نظم و نسق حکومت کے کل پرزوں کا خوش اسلوبی و صفائی سے چلنا قومی ترقی کا ایک یقینی ذریعہ ہے۔ (۷) نوع صحت و تندرستی عمدہ صحت و توانائی کے بغیر قوم کی حالت اس مکان کی سی ہو جو ریگ رواں پر تعمیر کیا گیا ہو (۸) بین الاقوامی تعلقات اگر مکان باہر سے محفوظ نہ ہو تو اندرونی معاملات میں انہماک فضول ہے۔ (۹) مذہب۔ جو قومیں مذہب سے غفلت کرتی ہیں ان کی روح فنا ہو جاتی ہے (۱۰) صنعت و تجارت یہ دونوں چیزیں تہذیب و تمدن کا پیش خیمہ ہیں۔ ہماری رائے میں کوئی قوم و ملکی سلطنت ان اصولوں پر کاربند ہوئے بغیر اپنی ہستی قائم نہیں

رکھ سکتی اور ہم چاہتے ہیں کہ اہل ہند بھی اپنے حالات کے مطابق ان سے استفادہ کریں۔ (وکیل)

رسید زر

پادری جے۔ بی فرنک ۱۹۱۳ء ۸؍ پادری بی۔ ایس۔ اڈیسن ۱۹۱۳ء ۸؍۔ پادری ای۔ ٹی۔ برف سکوائر ۱۹۱۳ء ۸؍۔ مس فیسر ۱۹۱۳ء ۸؍۔ مس ایم۔ ایل ہیرس ۱۹۱۳ء ۸؍۔ ڈاکٹر عیسی ۱۹۱۳ء ۸؍۔ پادری سکھ لعل ۱۹۱۳ء ۸؍ سپرنٹنڈنٹ ٹریکیٹ ڈپو ۱۹۱۳ء ۸؍ مسٹر کے جی سٹرجن ۱۹۱۳ء ۸؍ مسٹر اے سالوسن ۱۹۱۳ء ۸؍ ڈاکٹر موجی رام ۱۹۱۳ء ۸؍ مسٹر این ہچنسن ۱۹۱۳ء ۸؍ پادری اے۔ پی کیلسو ۱۹۱۳ء ۸؍ بابو لعل سنگھ ۱۹۱۳ء ۸؍ مسٹر نصیر الدین ۱۹۱۳ء ۸؍ ہیڈ ماسٹر (م) ۱۹۱۳ء ۸؍ مس اے ایس ایکین ۱۹۱۳ء ۸؍ قاضی خیر اللہ ۱۹۱۳ء ۸؍ مسٹر الفریڈ ۱۹۱۳ء ۸؍ پادری حاکم سنگھ ۱۹۱۳ء ۸؍۔ مسٹر سندرداس ۱۹۱۳ء ۸؍۔ ڈاکٹر ڈی۔ این پی دتا ۱۹۱۳ء ۸؍ مستری ایمراج ۱۹۱۳ء ۸؍ مس بے حبیب ۱۹۱۳ء ۸؍ رانی صاحبہ ۱۹۱۳ء ۸؍ پادری بی۔ اے شرف ۱۹۱۳ء ۸؍ مسٹر ٹی۔ ایم۔ لاڈرس ۱۹۱۳ء ۸؍ پادری اے ای۔ ریڈ ۱۹۱۳ء ۸؍۔ ریڈنگ روم (ب) ۱۹۱۳ء ۸؍ مس پریٹ ۱۹۱۳ء ۸؍ مسٹر ایل۔ جیری ۱۹۱۳ء ۸؍۔ پادری فریڈرنکاسٹر ۱۹۱۳ء ۸؍ ریڈنگ روم (ڈ) ۱۹۱۳ء ۸؍ مسٹر ایل۔ سی چیٹرجی ۱۹۱۳ء ۸؍ کرسچن انسٹیٹیوٹ ۱۹۱۳ء ۸؍۔ ایولن سکول ۱۹۱۳ء ۸؍

مسٹر جے دانیل ۱۹۱۳ء ۸؍

پادری ڈبلیو۔ ایل ہمفل ۱۹۱۳ء ۸؍

منشی عبد الغنی اشتہار عہ؍





حالات جاپان اُردو ۳رو ۸ر
شریف بیبیاں ۳رو ۶ر
چندر لیلا ساد ھنی " ۲رو ۶ر گورمکھی ۲ر
رشیوں کا آبائی وطن ۲ر
آواگون یا آئندہ زندگی ۲ر
تناسخ کا کھنڈن ۲ر
سیر سند عہ
بچوں کی پرورش ۱ر
لیبوریٹری میتھڈ ۱ر
وکیل کی سرگذشت رومن اُردو ۶ر
دو سوال (ناستک تعلیم کا رد اور دوئے فلاسفی) ۳ر
سورج پرکاش ۴رو ۶ر مجلد ۱۲ر
ملکہ آستر کا احوال باتصویر ولایتی ۶ر
ملکہ روت کا احوال " ۶ر
موسیٰ کا احوال " ۶ر
وشنو کے دس اوتار ۲ر
ویدک تصنیفات ۱ر
اصلاح تمدن ۵ر
اصلاح زراعت ۱ر
صنعت و دستکاری ۲ر
ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے ۳پائی
ویدوں کی دیوتا پرستی "
ویدوں کی ازلیت ۶پائی
پرستش حیوانات ۳پائی
تیرتھ ۶پائی

اہل ہنود کے تیوہار ۶پائی
تاریخ مذہب ۸ر
تاریخ روم ۸ر
تاریخ مصر ۸ر
تاریخ یونان ۸ر
مرقع روس ۸ر
قدیم مسیحیوں کے حالات ۲ر
حیات پولوس ۴ر
حیات داؤد ۸ر
راہ زندگی ۱۲ر
موازنہ مذاہب رومن ۸ر
گنجینۂ اسلام رومن ۸ر
رامپال سنگھ رومن اُردو ۸ر
تلاش حق اُردو رومن اُردو ۳رو ۶ر
دولت لازوال اُردو ۳ر - ۵ر - ۸ر
رومن اُردو ۸ر +
عزت بے مثال اُردو ۳ر ۵ر - ۸ر
رومن اُردو ۸ر +
اصلاح اخلاق ۴ر
ہند کی افلاس کا انسداد ۱ر
شادی کی بابت خیالات ۱ر
سچی اور جھوٹی خیرات ۳پائی
صفائی کی ضرورت ۳پائی
دعوت اسلام ۶پائی
مسیح کا نمونہ ۸ر

طریق دعا ۴ر
مسیح کے خاص دوست ۸ر
کشف الحقائق ۸ر
بے گناہ نبی ۳پائی
فارقلیط ۳پائی
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل ۳پائی
حضرت محمد ۳پائی
انجیل شریف کی صحت و درستی ۳پائی
اسماء الٰہی ۳پائی
خدا کے دس حکم ۳پائی
مسیح کے حق میں پیشنگوئیاں ۳پائی
مسیح یا محمد ۳پائی
نماز ۳پائی
قرآن ۳پائی
سچا اسلام ۳پائی
یسوع مسیح "
یسوع مسیح کی موت اور جی اٹھنا ۳پائی
سورہ فاتحہ ۳پائی
ہمارا شافع کون ہے ۳پائی
خدا ہمارا باپ ۳پائی
کیا انجیل منسوخ ہوگئی ۳پائی
انصاف کا دن ۳پائی
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد ۶ر
لفظ دیو کی دیانندی تفسیر رگوید میں سے زبان انگریزی مصنفہ ڈاکٹر ایچ-ڈی گریسولڈ ۲ر

پتہ کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای-ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی-ایل-ایس بذریعہ وی-پی +

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

اصل عرق کافور

دیکھو گرمی کا موسم آیا جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہو اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصل عرق کافور ہے یہہ دوا ۲۹ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہے یہہ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد و متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتا ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو قیمت فی شیشی ۴؍ محصولڈاک ۴ تک ۵؍

عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہہ عرق بنا ہے اس کا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی آتی ہے یہہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ہیضہ کیلئے نہایت مفید دوا ہے پیٹ پھولنا ڈکار کا آنا پیٹ میں درد بدہضمی متلی اشتہا ضعیف و ہیضہ کی علامات دور ہو جاتی ہیں قیمت فی شیشی ۸؍ محصول ۵؍ +

ڈاکٹر ایس کے برمن ۵ و تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

پریسبیٹرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں۔ ۲۱ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھا لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بنک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے۔ ہر ایک مسیحی مرد و عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔ اور نئے پراسپکٹس (اردو و انگریزی) منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اُردو میں الہ آباد سے شایع ہوتا ہے اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن ایڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں +

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ سے لے کر دو روپیہ تک ہے نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یو۔ پی سے طلب کر سکتے ہیں +

تواریخ کلیسیا

یہہ کتاب رومن اردو میں چھپ کر تیار ہو گئی ہے اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک ہیں۔ قیمت عہ و ۲ +

باغِ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی پیارا رسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے۔ اگرچہ بازیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں۔ تو فی کاپی بارہ آنہ چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں۔ اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے۔ یہہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی۔ نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ باغ دل کے چاروں نمبر (۱۹۱۲ء کے) ۲؍ فی نمبر لیا جاتا ہے +

درخواستیں بنام پادری ای۔ ایم ویری ڈی۔ ڈی آنریری سکریٹری ٹی۔ ایل۔ ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک .... [illegible]

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک پیشگی .... [illegible]

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد .... [illegible]

غیر ممالک سے معہ محصولڈاک .... [illegible]

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی +

شرح اُجرت اشتہارات۔

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	عہ	ہے
چوتھائی کالم	عہ	ہے	للعہ
نصف کالم	ہے	للعہ	۲؍ عہ
پورا کالم	للعہ	۲؍ عہ	للغہ
پورا صفحہ	للعہ	۵	۱۰

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲؍ اور ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

اطلاع ضروری (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط و صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے (۳) خط و کتابت کیلئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا۔ (۵) بعض نامہ نگار خطوط و سفرو نثر جدید تحریر میں جس کی بڑی دقت ہوتی ہے چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذ لکھا کریں (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اور نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جسکے پڑھنے کی دقت ہوتی ہے مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے + ایڈیٹر +

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۸۱ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرونل و کریم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اعلیٰ درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہے قیمت رکشا صہ سے صہ کرونل لہ +

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

(پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام .... چھپا)